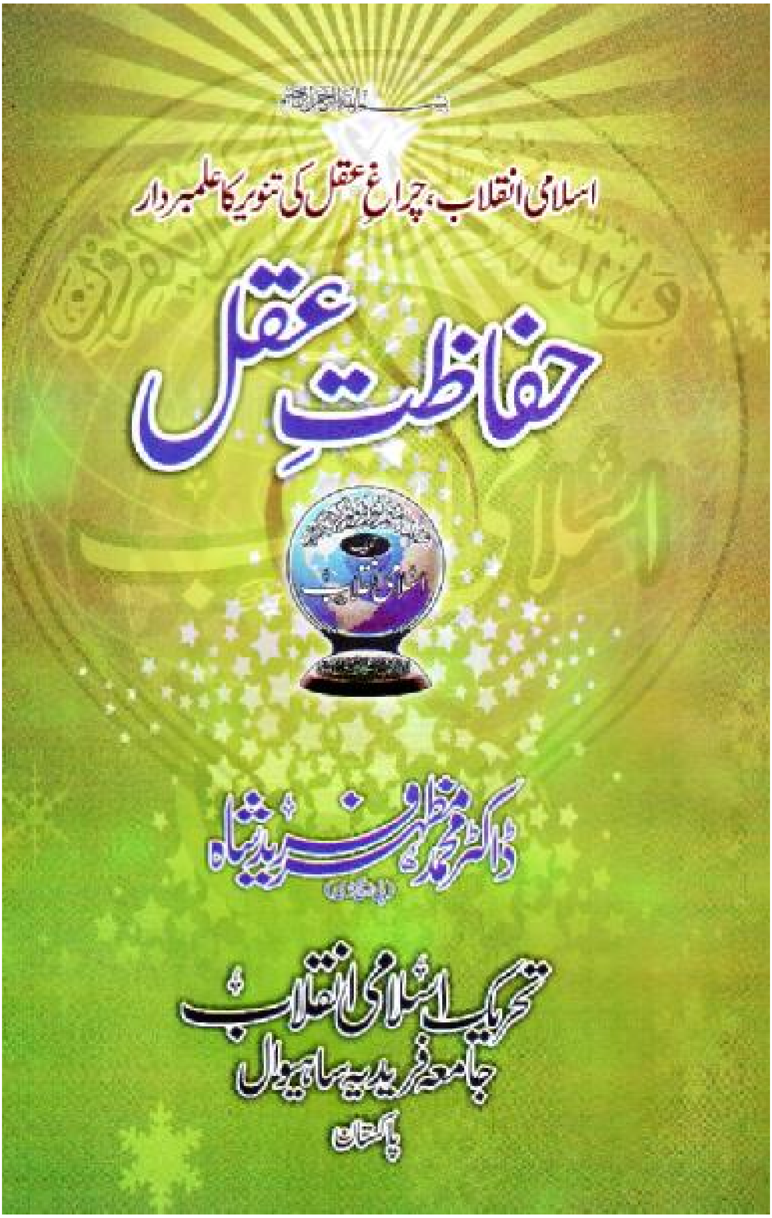
اسلامی انقلاب، چراغِ عقل کی تنویر کا علمبردار
حفاظتِ عقل
ڈاکٹر محمد مظہر فرید شاہ
تحریکِ اسلامی انقلاب
جامعہ فریدیہ ساہیوال
پاکستان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بہ حق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ------------ حفاظتِ عقل

مصنف ------------ ڈاکٹر محمد مظہر فرید شاہ (پی ایچ ڈی)

کمپوزنگ ------------ محمد ندیم فریدی جامعہ فریدیہ ساہیوال

مطبع ------------ فریدیہ پرنٹنگ پریس لیاقت چوک ساہیوال
040-4221485

تعداد ------------ ایک ہزار

اشاعت ------------ اگست 2011ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	**تمہید:** خصوصیات عقل	8
2	i عقل وجہ امتیاز ہے	8
3	ii عقل مقرب الٰہ ہے	8
4	﴿الف﴾ آفاقی دلائل	8
5	﴿ب﴾ اَنفُسی دلائل	9
6	﴿ج﴾ تشریعی دلائل	9
7	iii عقل ذریعہ علم ہے	10
8	**پہلی بحث: عقل کا مفہوم**	11
9	i عقل کی تعریف	11
10	﴿الف﴾ علامہ محمد فرید وجدی	11
11	﴿ب﴾ علامہ میر سید شریف الجرجانی	11
12	﴿ج﴾ علامہ سعد الدین تفتازانی	11
13	﴿د﴾ علامہ زبیدی	11
14	﴿ھ﴾ علامہ مجد الدین	12
15	﴿و﴾ علامہ راغب اصفہانی	12
16	﴿ز﴾ علامہ شرتوتی	12
17	﴿ح﴾ صاحب عقائد نسفیہ	12
18	﴿ط﴾ صدر الشریعہ	12
19	﴿ی﴾ فلاسفہ	13
20	﴿ک﴾ شاہ ولی اللہ	13
21	ii محل عقل	13
22	﴿الف﴾ شمس الائمہ سرخسی حنفی	14

23	﴿ب﴾ سحنون بن سعید تنوخی مالکی	14
24	﴿ج﴾ علامہ عبدالرحمٰن بن جوزی	15
25	﴿د﴾ علامہ نووی لکھتے ہیں	15
26	iii دل کی طرف انتساب عقل کی توجیہ	16
27	**دوسری بحث: حفاظت عقل کا ایجابی پہلو**	19
28	i علم کی اہمیت	19
29	﴿الف﴾ علم کا تعارف	20
30	1۔ لغوی مفہوم	20
31	2۔ اصطلاحی مفہوم	21
32	وحی	21
33	الہام	21
34	فراست	21
35	3۔ علم دین کا مفہوم	22
36	3.1 معرفت الٰہی کا علم	22
37	3.2 اللہ عزوجل کی طرف سے نازل شدہ امور کا علم	22
38	3.3 کتاب وسنت کی نصوص اور ان کے معانی کا علم	22
39	3.4 جن علوم سے کتاب وسنت کی معرفت اور احکام شرعیہ کا علم ممکن ہو	22
40	﴿ب﴾ بعض اہم عصری علوم دینیہ کا تعارف	22
41	1۔ علم تفسیر	22
42	2۔ علم حدیث	23
43	3۔ علم کلام	23
44	4۔ علم فقہ	23
45	5۔ علم اصول فقہ	24
46	6۔ علم ادب	24

47	7۔علم لغت	25
48	8۔علم معانی	25
49	9۔علم بیان	25
50	10۔علم النحو	26
51	11۔علم الصرف	26
52	﴿ج﴾ فضیلت علم (قرآن مقدس کی روشنی میں)	26
53	﴿د﴾ فضیلتِ علم احادیث کی روشنی میں	28
54	**تیسری بحث : حفاظت عقل کا سلبی پہلو**	37
55	i مُسکِرات (نشہ آور اشیاء) کے نقصانات	37
56	﴿الف﴾ عقل کا زائل ہو جانا	37
57	﴿ب﴾ خلقِ الٰہی کی تغییر	37
58	﴿ج﴾ مصلحت منزلیہ کا بگاڑ	37
59	﴿د﴾ مال کا ضائع کرنا	37
60	﴿ھ﴾ ہیئت میں تبدیلی لانا	38
61	﴿و﴾ دشمنی کا پیدا ہونا	38
62	﴿ز﴾ امور شرعیہ کی بجا آوری سے قاصر ہونا	38
63	﴿ح﴾ منافع کی نسبت نقصان کی زیادتی	39
64	﴿ط﴾ بدن کا مضمحل ہونا	39
65	﴿ی﴾ سیاست مدنیہ کا نقصان	39
66	ii مسکرات کی حرمت	39
67	iii مُسکرات کا تعارف اور اس کا حکم	42
68	﴿الف﴾ خمر	42
69	1۔خمر کی تعریف	42
70	**خلاصہ**	43
71	2۔تحریم خمر کا تاریخی جائزہ	43

72	خمر سے متعلق پہلا حکم	44
73	خمر سے متعلق دوسرا حکم	44
74	خمر سے متعلق تیسرا حکم	45
75	3 نظریہ امام ابوحنیفہ بابت نشہ آور مشروبات	45
76	ا۔خمر	45
77	۲۔طلاء یا باذق	45
78	۳۔سکر	46
79	۴۔ نقیع الزبیب	46
80	﴿ب﴾ بھنگ	46
81	1۔ بھنگ کی تعریف	46
82	2۔ بھنگ کا شرعی حکم	48
83	﴿ج﴾ حشیش	48
84	1۔ حشیش کی تعریف	48
85	2۔ حشیش کا حکم	49
86	﴿د﴾ افیون	49
87	1۔افیون کی تعریف	49
88	2۔افیون کا حکم	49
89	﴿ھ﴾ سکون آور ادویات	50
90	حفاظت عقل کے سلبی پہلو کا خلاصہ	50

تمہید: خصوصیات عقل

اللہ تعالیٰ نے انسان کو صاحب عقل بنایا ہے عقل کی اہم بنیادی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

i عقل وجہ امتیاز ہے

جو ہر، جسم مطلق، جسم نامی، حساس اور متحرک بالارادہ جیسے اوصاف میں انسان دوسرے حیوانات کے ساتھ شریک ہے مگر "عقل" ایک ایسا وصف ہے جو انسان کو دیگر حیوانات سے ممتاز کر دیتا ہے انسان کا خلیفۃ اللہ ہونا، انسان کے لئے تسخیر کائنات کی نوید، عبادات کی تکلیف، یہ تمام اُمور وجودِ عقل کے مرہون ہیں۔ جملہ منافع کا حصول اور نقصانات کی تلافی شریعت اسلامیہ کی وجہ سے ہے (اگر شریعت اسلامیہ کے بتائے ہوئے ضابطوں کے مطابق مقاصد شریعہ کا اہتمام نہ کیا جائے تو مصلحت کا حصول ممکن نہیں ہے) اور شریعت اسلام کا قیام عقل پر موقوف ہے کیوں کہ عقل ہی مدارِ تکلیف ہے۔

ii عقل مقرب الٰہ ہے

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انسان کو اپنے قریب لانے کیلئے انسان کو قرآن مقدس میں جن تین دلائل کی طرف توجہ دلائی ہے وہ آفاقی، انفسی اور تشریعی دلائل ہیں ہر تین طرح کے دلائل کو ذکر کرنے کے بعد اکثر مقامات پر عقل کو حرکت میں رکھنے اور گہری فکر اور شعور کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ مثلا

﴿الف﴾ آفاقی دلائل

{ وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ }(1)

---

(1) البقرہ 2:164

یعنی اور ہواؤں کی گردش اور آسمان وزمین کے درمیان حکم کے پابند بادل ان تمام میں عقل مندوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں۔

{وَهُوَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَ يُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ }(1)

یعنی اور وہ اللہ وہی ہے جو زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے اور اُسی کیلئے ہیں رات اور دن کی تبدیلیاں تو کیا تمہیں عقل نہیں ہے۔

﴿ب﴾ اَنفُسی دلائل

{ وَفِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ }(2)

یعنی اور خود تمہاری اپنی جانوں میں تمہیں سوجھ بوجھ نہیں ہے۔

مزید فرمایا

{ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ }(3)

یعنی اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اُسے پیدائش میں الٹا پھیریں (کہ بوڑھے کو بچے کی طرح ناسمجھ اور کمزور کردیتے ہیں) تو کیا وہ سمجھتے نہیں۔

﴿ج﴾ تشریعی دلائل

{اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ }(4)

یعنی بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اُتارا تاکہ تم سمجھو۔

---

(1) المومنون 80:23

(2) الذاریات 21:51

(3) یسین 68:36

(4) یوسف 2:12

کم عقلی، کج فہمی اور نامناسب تدبیر سے بہت سی روحانی واخلاقی خرابیاں جنم لیتی ہیں جیسے عدم ہدایت(1)عدم بصیرت(2)اللہ جل شانہ کی بابت افتراء پردازی(3)عدم اعتماد(4)۔اگر بالاختصار یوں کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ کائنات میں عقل کی حکمرانی ہے یہی وجہ ہے کہ انسان صاحب عقل و خرد ہونے کی وجہ سے جمادات، نباتات اور اپنے ماسوا تمام حیوانات کی نمائندگی رکھتا ہے۔

iii عقل ذریعہ علم ہے

علم و معرفت، وجدان وآگہی کے تین بنیادی ذرائع ہیں۔

حواس خمسہ، عقل اور وحی

معلومات کی جمع آوری میں حواس خمسہ ظاہرہ کا دائرہ بہت ہی محدود ہے کیوں کہ حواس ظاہرہ تو فقط انہی معلومات کو ضبط کر سکتے ہیں جو احساس اور مشاہدہ میں ہوں، عقل کا دائرہ اس سے قدرے وسیع تر ہے کیوں کہ عقل کے ذریعہ انسان جیسے مشاہدات کا حصول کرتا ہے اسی طرح غیر مشاہدات کا حصول بھی کرسکتا ہے کبھی تو کلیات سے جزئیات کا حکم پہچانتا ہے اور کبھی جزئیات کے استقراء سے کلیات تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔جبکہ معلومات کی جمع آوری میں وحی الٰہی کا دائرہ وسیع ترین ہے۔جو معلومات حواس خمسہ اور عقل کی رسائی سے ماوراء ہوتی ہیں اُن کا ادراک صرف وحی سے ہی ممکن ہے مگر ان تینوں ذرائع علم میں سے عقل کو اس اعتبار سے مرکزیت ومحوریت حاصل ہے کہ حواس خمسہ اپنے تمام تر احساسات عقل تک پہنچاتے ہیں اور اس احساس کی بابت عقل ہی فیصلہ کرتی ہے اسی طرح انسان شریعت اسلامیہ کی تعمیل کا پابند ہے، مگر تعمیل کی پابندی اُسی وقت ممکن ہے جب کہ عقل درست ہوگی اگر عقل ہی درست نہ ہوئی تو وحی الٰہی سے حاصل ہونے والے احکام کا انسان مکلّف قرار نہیں پاسکتا۔

---

(1) البقرۃ2:170
(2) البقرۃ2:171
(3) المائدۃ5:103
(4) الحشر59:14

پہلی بحث عقل کا مفہوم

i عقل کی تعریف

عقل کی بابت علماء نے مختلف تعریفات کی ہیں۔

﴿الف﴾ علامہ محمد فرید وجدی

عقل انسان میں ادراک کرنے کی قوت ہے اور یہ روح کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے اور اس کا محل مغز ہے جیسا کہ بصر روح کے خصائص میں سے ایک خاصہ ہے اور اس کا مظہر/آلہ آنکھ ہے۔(1)

﴿ب﴾ علامہ میر سید شریف الجرجانی

عقل وہ قوت ہے جس سے حقائق اشیاء کا ادراک ہوتا ہے ایک قول یہ ہے کہ اس (عقل) کا محل سر ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا محل قلب ہے(2)

﴿ج﴾ علامہ سعد الدین تفتازانی

عقل وہ قوت ہے جس میں علوم اور ادراکات کی صلاحیت ہے نیز ایک قول کے مطابق عقل ایک جوہر ہے جس کے ذریعہ غائب اشیاء کا بالواسطہ اور محسوس اشیاء کا بالمشاہدہ ادراک ہوتا ہے(3)

﴿د﴾ علامہ زبیدی

عقل اگر عرض ہے تو وہ نفس میں ایک ملکہ ہے جس کی وجہ سے نفس میں علوم اور ادراکات کا حصول ہوتا ہے، اور اگر عقل جوہر ہے تو وہ ایک جوہر لطیف ہے جس کی وجہ سے غائبات کا بالواسطہ اور محسوسات کا بالمشاہدہ ادراک ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے دماغ میں پیدا کیا ہے اور اس کا نور قلب میں ہے(4)

---

(1) وجدی، محمد فرید، دائرۃ المعارف القرن العشرین، ص522/6
(2) الجرجانی، کتاب التعریفات، ص65
(3) تفتازانی، شرح العقائد16
(4) زبیدی، تاج العروس، ص25/8

﴿ھ﴾ علامہ مجدالدین

علامہ زبیدی نے مجدالدین کے حوالہ سے عقل کی تعریف حسب ذیل بیان کی ہے۔

عقل وہ قوت ہے جس سے اچھی اور بری چیزوں میں تمیز حاصل ہوتی ہے (1)

﴿و﴾ علامہ راغب اصفہانی

علامہ زبیدی نے راغب اصفہانی کے حوالہ سے عقل کی تعریف حسب ذیل بیان کی ہے۔

عقل وہ قوت ہے جس سے قبول علم کی صلاحیت ہے اور حق یہ ہے کہ عقل قلب یا دماغ میں ایک روحانی نور ہے جس کے ذریعہ نفس، علوم بدیہیہ اور علوم نظریہ کا ادراک کرتا ہے۔ (2)

﴿ز﴾ علامہ شرتوتی

عقل ایک روحانی نور ہے جس سے نفس انسانی علوم بدیہیہ اور نظریہ کا ادراک کرتا ہے ایک قول کے مطابق عقل ایک طبعی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان میں کلام سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے (3)

﴿ح﴾ صاحب عقائد نسفیہ

عقل ذریعہ علم ہے عقل کے ذریعہ جو علم بداہتاً ثابت ہو وہ ضروری کہلاتا جیسے اس امر کا علم کہ ہر شی اپنے جزء سے بڑی ہوتی ہے اور جو علم استدلال سے حاصل ہو وہ اکتسابی کہلاتا ہے (4)

﴿ط﴾ صدر الشریعہ

نفس انسانی بالقوہ ادراک کا حامل ہے جب اُس نفس انسانی پر جوہر کی چھوٹ پڑتی ہے تو یہ بالقوہ ادراک فعل کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور عقل سے مراد یہ معنوی نور ہے جو اس جوہر کے چمک پیدا کرنے سے ظاہر ہوا ہے اور کبھی عقل کا اطلاق نفس کی اس قوت پر ہوتا ہے کہ جس کے

---

(1) زبیدی ، تاج العروس ، ص 25/8

(2) زبیدی ، تاج العروس ، ص 25/8

(3) شرتوتی ، سعید خوری ، اقرب الموارد ، ص 812/2

(4) عمر نسفی، العقائدالنسفیہ ، ص 39/1

ذریعہ علوم کا اکتساب کیا جاتا ہے۔(1)

﴿ی﴾ فلاسفہ

فلاسفہ کے نزدیک عقل آٹھ معانی میں مشترک ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ عقل سے مراد وہ نور ہے جس کے ذریعہ ادارک حواس خمسہ کے انتہاء پر وہ راستہ روشن ہوتا ہے جہاں جزئیات کے ذریعہ کلیات کا ادراک کیا جاتا ہے اور مشاہدات کے ذریعہ مغیبات کا حصول کیا جاتا ہے۔محسوسات کے ادارک میں عقل مند افراد، بچے اور دیوانے سبھی شامل ہیں جب محسوسات کا ادراک اپنے نقطہ عروج پر پہنچتا ہے اور پھر ادراک کلیات، اکتساب نظریات اور استدلال علی المغیبات کا ارادہ کیا جاتا ہے تو اس راستہ/مرحلہ پر ایسے نور کی ضرورت ہوتی ہے ایسی روشنی درکار ہوتی ہے کہ جس کے ذریعہ اس راستہ پر چلنا ممکن ہو سکے یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جیسے آنکھ مبصرات کا ادراک اس وقت کرتی ہے جب کہ خارجی نور موجود ہو، سورج اپنا نور ظاہر کر رہا ہو جس نور سے منتہاء حواس خمسہ میں روشنی پیدا ہوتی ہے اسے عقل کہا جاتا ہے(2)

﴿ک﴾شاہ ولی اللہ

حضرت شاہ ولی اللہ عقل کے ساتھ حواس خمسہ کے ارتباط اوران کی اہمیت کا اظہار ان کلمات سے کرتے ہیں ''اگر حواس خمسہ عقل کے خدمت گذار نہ ہوتے تو ہمیں کسی بھی چیز کا ادراک نہ ہو سکتا۔سبیات، بدیہیات کی فرع ہیں اور بدیہیات، محسوسات کی فرع ہیں۔عقل کا کام یہ ہے کہ یقین، شک، تو ہم ہر حادث کیلئے، طلب اسباب، جلب منفعت اور دفع مضرت (مصلحت) کی کیفیت کو پیدا کرتی ہے۔(3)

ii محل عقل

محل عقل دل ہے یا دماغ ؟اس سلسلہ میں علماء کی آراء مختلف ہیں درج ذیل سطور میں دل یا

(1) صدر شریعہ ، شرح التوضیح علی التصیح ، ص 144/3

(2) تفتازانی ، حاشیہ علی التوضیح ، ص 149,148/3

(3) شاہ ولی اللہ ، حجۃ اللہ البالغہ ، ص 68,60/2

دماغ کے محل عقل ہونے کی بابت ذکر کیا جائے گا اور بعد میں ان دلائل کا تجزیہ کیا جائے گا جن میں عقل کو دل کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

﴿الف﴾ شمس الائمہ سرخسی حنفی

اگر کوئی شخص کسی کے سر پر ضرب لگائے جس سے اس کی عقل چلی جائے تو عقل کے جانے کے اعتبار سے اس (ضارب) پر دیت لازم ہوگی اس میں موضحہ (1) کا جرمانہ (ارش) بھی داخل ہوگا۔ اور حسنؒ کا قول ہے کہ اس میں موضحہ کا جرمانہ داخل نہیں ہے۔ کیوں کہ ضرب لگانے کا محل عقل کے محل سے مختلف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ عقل کا جانا نفس کے تبدیل ہو جانے اور اس کے بہائم کے ساتھ لاحق ہو جانے کے مترادف ہے اور یہ بمنزلہ موت ہے اگر کوئی شخص کسی کے سر پر ایسی ضرب لگائے جس سے ہڈی ظاہر ہو جائے اور وہ اس سے مر جائے تو اس سے پوری دیت لازم آتی ہے اور اس میں سر پر ضرب لگانے کا جرمانہ بھی شامل ہے (2)

امام سرخسی نے سر پر ضرب لگانے کے بہ سبب عقل کے زائل ہونے پر دیت کا ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک عقل کا محل دماغ ہے۔

﴿ب﴾ سحنون بن سعید تنوخی مالکی

میں نے امام عبدالرحمٰن بن قاسم سے سوال کیا کہ کسی شخص کے سر پر اگر عمداً ضرب لگائی گئی جس سے اس کی ہڈی ظاہر ہوگئی، اور اس کی سماعت اور عقل چلی گئی تو اس مسئلہ میں امام مالک کا کیا قول ہے۔ امام بن قاسم نے فرمایا اگر اس نے ایسی ضرب لگائی جس سے ہڈی ظاہر ہوگئی اور وہ دماغ تک پہنچ گئی تو موضحہ کا قصاص لیا جائے گا۔ (3)

قولِ مذکور سے واضح ہو گیا عقل کا محل دماغ ہے کیوں کہ سر پر چوٹ لگنے کی صورت میں عقل کے مختل ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

---

(1) ایسی ضرب جس سے ہڈی ظاہر ہو جائے

(2) السرخسی، المبسوط ص 99/26

(3) سحنون بن سعد تنوخی، المدونۃ الکبریٰ، ص 487/4

﴿ج﴾ علامہ عبدالرحمٰن بن جوزی

’’قلب جمے ہوئے سیاہ خون کا ایک لوتھڑا ہے یہ دل کا ٹھکانا ہے نفس کا گھر اور عقل کا مسکن (1)

﴿د﴾ علامہ نووی لکھتے ہیں

جو علماء کہتے ہیں کہ عقل دماغ میں ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ جب دماغ فاسد ہو تو عقل فاسد ہو جاتی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ عقل دماغ میں ہوتی ہے۔علامہ نووی نے اس دلیل کو مسترد کر دیا ہے لکھتے ہیں، یہ دلیل صحیح نہیں ہے، کیوں کہ یہ ہوسکتا ہے کہ عقل دماغ میں نہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ عادت جاریہ ہو کہ وہ فسادِ دماغ کے وقت عقل کو فاسد کر دیتا ہو اور اس میں کوئی استحالہ نہیں۔

علامہ یحیٰی بن شرف الدین نووی، شافعی دل کے محل عقل ہونے پر حدیث ذیل سے استدلال کرتے ہیں۔

(وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وھی القلب) (2)

بے شک بدن میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہو تو پورا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ فاسد ہو جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے یاد رکھو وہ گوشت کا ٹکڑا قلب ہے۔امام نووی شافعی اس حدیث کی وضاحت میں لکھتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس حدیث سے استدلال یہ کیا ہے کہ عقل قلب میں ہے سر میں نہیں اور اس میں اختلاف مشہور ہے۔

ہمارے اصحاب (شوافع) اور جمہور متکلمین کا یہ نظریہ ہے کہ عقل قلب میں ہے اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ عقل دماغ میں ہے علامہ مازری لکھتے ہیں عقل کے قلب میں ہونے کے قائلین ان آیات سے استدلال کرتے ہیں۔

---

(1) جوزی ، زاد المسیر ،ص 28/1

(2) البخاری ، الجامع الصحیح ، کتاب الایمان ، باب فضل من استبرء لدینه، رقم 51،س 28/1

{ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا }(1)

یعنی ان کے دل ایسے ہوجاتے ہیں جن سے وہ سمجھتے ہیں

{ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ }(2)

یعنی بے شک اس میں دل والے کیلئے نصیحت ہے۔

iii دل کی طرف انتساب عقل کی توجیہ

﴿الف﴾ قرآن مقدس اور متعدد احادیث میں عقل کو دل کی طرف منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے دماغ کی طرف منسوب نہیں کیا گیا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآن مقدس اور احادیث نبویہ میں عرف و عادت کا خیال رکھا گیا ہے۔ ادبی زبان میں علم وادراک اور عرفان و آگہی کو دل کی طرف ہی منسوب کر کے بیان کیا جاتا ہے مثلا کہا جاتا ہے میرا دل گواہی دے رہا ہے ، میں نے بہت سی باتوں کو دل میں چھپا رکھا ہے" کسی سخی کی بابت کہا جاتا ہے فلاں شخص کا دل تو دریا ہے غرض یہ کہ بہت سی چیزوں کا انتساب دل کی طرف محض اس لئے کیا جاتا ہے کہ معاشرہ میں انتساب کو قبول کیا گیا ہے اور لوگ اپنے محاوروں میں ایسے جملے استعمال کرتے ہیں، قرآن مقدس میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں عوامی انداز کو پیش نظر رکھا گیا ہے مثلا بارش کا پانی تو بادلوں سے برستا ہے مگر لوگ اس برسنے کو آسمان سے برسنا کہتے ہیں اس لئے قرآن مقدس نے بھی یہی لہجہ اختیار کیا ہے اور فرمایا۔

{ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً }(3)

یعنی اور اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا

اسی طرح سورج کبھی کسی جگہ ڈوبتا نہیں ہے لیکن عوامی مزاج ہے کہ غروب آفتاب کے وقت کہا جاتا

---

(1) الحج 22:46

(2) ق 50:37

(3) البقرہ 2:22

ہے، سورج چشمہ میں ڈوب رہا ہے، پہاڑ کے پیچھے غروب ہو رہا ہے۔ قرآن مقدس نے بھی اسی مزاج کو سامنے رکھ کر ذوالقرنین کے واقعہ کی خبر اس طرح دی

{ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ }(1)

یعنی یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچے تو انہوں نے سورج کو سیاہ دلدل کے چشمہ میں غروب ہوتے دیکھا۔

غرض یہ کہ قرآن وسنت میں جہاں بھی ادراک، تفقہ اور تفہیم کو دل کی طرف منسوب کیا گیا ہے یہ انسانوں کے رویوں اور عادتوں کو سامنے رکھتے ہوئے کیا گیا ہے ورنہ دل کا کام تو خون کو فقط اپنے مقام تک لے جانا ہے۔

﴿ب﴾ عقل کو قلب جسمانی کے ساتھ گہرا ربط ہے، پس اُس گہرے ربط اور تعلق کی وجہ سے ہی عقل کو قلب جسمانی سے تعبیر کر لیا جاتا ہے جیسے

{لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا }(2)

یعنی ان کے دل تو ہیں مگر ان کے ساتھ سمجھتے نہیں ہیں۔

واضح رہے کہ قلب کا اطلاق دو اُمور پر ہوتا ہے۔

1۔ گوشت کا وہ مخصوص ٹکڑا جو سینے کے بائیں جانب بہ شکل صنوبری ودیت کیا گیا ہے یہ قلب صرف انسانوں میں ہی موجود نہیں ہے بلکہ تمام بہائم میں بھی موجود ہے حکیم اور طبیب اسی دل سے بحث کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ اغراض دینیہ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ 2۔قلب کا دوسرا اطلاق اُس لطیفہء روحانیہ ربانیہ پر ہوتا ہے جس کا اُس قلب جسمانی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ مدرک، عالم اور عارف یہی دل ہوتا ہے۔(3)

---

(1) کہف 86:18

(2) الاعراف179:7

(3) الغزالی ، احیاء علوم الدین ، ص3/3

نیز غزالی نے فرمایا

''لطیفہ روحانیہ ربانیہ اور قلب جسمانی کے درمیان مناسبت کی وجہ سے کبھی کبھی قلب جسمانی پر اس کا اطلاق کر دیا جاتا ہے اگر چہ اس روحانی قوت کا تمام جوارح سے تعلق ہے مگر قلب جسمانی سے اُس کا تعلق دوسروں سے جدا ہے کیوں کہ اُس (لطیفہ روحانیہ جو کہ مدرک و عالم ہے) کا اولا تعلق قلب جسمانی کے ساتھ ہوتا ہے گویا کہ قلب جسمانی قلب روحانی کا محل اور مرکز ہے''(1)

(1) الغزالی ، احیاء علوم الدین ، ص 5/3

دوسری بحث حفاظت عقل کا ایجابی پہلو

i علم کی اہمیت

عقل، بدن انسان سے مربوط ہونے کے حوالہ سے اپنی حفاظت کیلئے ایجابی پہلو سے انہی امور کا تقاضا کرتی ہے کہ جن کا بدن انسانی متقاضی ہے اُن امور کے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے تاہم حفاظت عقل کیلئے بدن کی حفاظت کرنے والے امور کے ساتھ ساتھ علم کی بھی ضرورت ہوتی ہے، علم کے ساتھ عقل میں گہرائی، وسعت اور ثبات جیسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں، علم عقل کو صیقل کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے ہر مرد اور ہر عورت کیلئے علم ضروری کا حصول لازم قرار دیا ہے اور صاحبان علم کو جاہلوں پر فضیلت عطا کی ہے عقل کا کام ہے کہ امور حاصلہ سے غیر حاصلہ امور تک پہنچے جزئیات کے استقراء سے کلیات تک رسائی حاصل کرے، کلیات کے تتبع سے جزئیات کا حکم پہنچانے، مشاہدات سے مغیبات کا سراغ لگائے۔ حواس خمسہ کے محسوسات کے ذریعہ غیر محسوسات کو اخذ کرے عقل انسانی میں جب علم کی روشنی بڑھتی ہے تو عقل کی کاروائی میں مزید نکھار پیدا ہوتا ہے علماء اسلام نے علم کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) وہ علم جس کا سیکھنا ہر مرد اور عورت پر ضروری ہے اسے فرض عین کہا جاتا ہے۔

(۲) وہ علم جس کا سیکھنا ہر مکلّف کیلئے ضروری نہیں ہے بلکہ مجموعی حیثیت سے ضروری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض افراد کے سیکھنے سے باقی افراد سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے اسے فرض کفایہ کہا جاتا ہے(1)

جو علوم انسانی تہذیب میں مؤثر کردار ادا کرتے ہیں جیسے عقائد اور اعمال اسلامیہ کا علم یہ علوم قسم اول سے متعلق ہیں، اور جو علوم انسان کی غذاؤں، پہننے کے لباس اور ٹھہرنے کیلئے گھروں

(1) قرطبی، تفسیر، ص، 295/8

سے متعلق ہوں۔ یہ علوم قسم ثانی سے تعلق رکھتے ہیں

امام غزالی نے حصول علم کی اہمیت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا ہے۔

''علم جملہ اُمور سے افضل امر ہے اور جو شخص حصول علم کرتا ہے وہ افضل ترین امر کا طالب شمار کیا جاتا ہے، امام غزالی کا کہنا ہے کہ مقاصد خلق دین اور دنیا کی زندگی میں بہتری پیدا کرنے میں مضمر ہیں اور دینی نظام کی بہتری کی بنیاد دنیوی نظام کی بہتری میں ہے کیوں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے'' (1)

ابن خلدون کا کہنا ہے کہ انسان کا نفس ناطقہ قوت سے فعل کی طرف جو سفر کرتا ہے وہ علوم کے تجدد، محسوسات کے ذریعہ حاصل ہونے والے ادراک بعد ازاں قوت نظریہ کے اکتساب کے مرہون ہے (2)

ابن خلدون قرآن مقدس کی تعلیمات کو اول العلوم قرار دیتے ہیں کیوں کہ قرآن مقدس کی تعلیمات سے دلوں میں ایمان راسخ ہوتا ہے (3) ابن خلدون انسان کیلئے تعلیم کو ضروری اور بشری تقاضا قرار دیتے ہیں انسان میں جس ملکہ کی موجودگی اس کیلئے امتیازی شان ہے اُس ملکہ کا حصول تعلیم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ تجربہ اور ملکات صناعیہ عقل میں وسعت کا باعث بنتے ہیں (4)

﴿الف﴾ علم کا تعارف

1۔ لغوی مفہوم

حکماء کے نزدیک علم کی معروف تعریف حسب ذیل ہے۔

'' ھو حصول صورۃ الشی فی العقل '' (5)

یعنی کسی شئ کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا

(1) الغزالی ، احیاء العلوم ص 12/1

(2) ابن خلدون ، المقدمہ ، ص 359

(3) ابن خلدون ، م ن ، ص 375

(4) ابن خلدون ، م ن، ص 359

(5) جرجانی ، کتاب التعریفات ، ص 67

2۔اصطلاحی مفہوم

محدثین کے نزدیک اصطلاحی مفہوم کو ملا علی قاری نے اس طرح بیان کیا ہے۔

''علم مومن کے قلب میں ایک نور ہے جو نبوت کی ضوءفشانی سے مستفاد ہوتا ہے یہ علم نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور احوال کے ادراک کا نام ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال اور اس کے احکام کی ہدایت حاصل ہوتی ہے اگر یہ علم کسی بشر کے واسطہ سے حاصل ہو تو کسبی کہلاتا ہے اور اگر بلا واسطہ حاصل ہو تو علم لدنی کہلاتا ہے علم لدنی کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔وحی ۲۔الہام ۳۔فراست

۱۔وحی

وحی کا لغوی معنی ہے سرعت سے اشارہ کرنا اور اصطلاحی معنی یہ ہے'' کلام الٰہی جو نبی کے دل میں حاصل ہو'' جس کلام کے الفاظ اور معانی کا حضرت جبریل کے واسطہ سے نبی پر نزول ہو وہ کلام الٰہی یعنی قرآن مجید ہے۔اور جس کلام کے صرف معانی کا نبی کریم ﷺ کے دل پر نزول ہو اور نبی کریم ﷺ اس معنی کو اپنے الفاظ میں تعبیر فرمائیں وہ حدیث نبوی ہے۔

۲۔الہام

الہام کا لغوی معنی ابلاغ ہے اور اصطلاح میں وہ علم حق ہے جس کا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر القاء کرتا ہے اور انہیں امور غیبیہ پر مطلع فرماتا ہے۔

۳۔فراست

وہ علم ہے جس کے ذریعہ ظاہری حالت کو دیکھ کر اُمور غیبیہ منکشف ہوتے ہیں، الہام میں ظاہری صورت کا واسطہ نہیں ہوتا بلا واسطہ کشف ہوتا ہے اور فراست میں ظاہری صورتوں کا واسطہ ہوتا ہے، الہام اور وحی میں یہ فرق ہے کہ الہام وحی کے تابع ہوتا ہے اور وحی الہام کے تابع نہیں ہے۔(1)

(1) قاری، ملا علی، مرقات، ص 264/1

3۔علم دین کا مفہوم

امام بیہقی کہتے ہیں کہ جب علم کا لفظ مطلقا بولا جائے تو اس سے مراد علم دین ہوتا ہے اور اس کی متعدد اقسام ہیں۔

3.1 معرفت الٰہی کا علم

3.2 اللہ عزوجل کی طرف سے نازل شدہ امور کا علم

اس میں علم نبوت اور احکام الٰہی بھی داخل ہیں

3.3 کتاب وسنت کی نصوص اور ان کے معانی کا علم

اس میں مراتب نصوص، ناسخ ومنسوخ، اجتہاد، قیاس صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے اقوال کا علم بھی شامل ہے

3.4 جن علوم سے کتاب وسنت کی معرفت اور احکام شرعیہ کا علم ممکن ہو۔

اس میں لغت عرب، نحو، صرف، اور محاورات عرب کی معرفت داخل ہے(1)

﴿ب﴾ بعض اہم عصری علوم دینیہ کا تعارف

1۔علم تفسیر

علم تفسیر کی تعریف میں علامہ آلوسی لکھتے ہیں

تاویل اور تفسیر میں یہ فرق ہے کہ تفسیر مفردات میں ہوتی ہے اور تاویل جملوں میں ہوتی ہے۔امام ماتریدی نے کہا تفسیر میں اس بات کا قطعی بیان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس لفظ سے یہ معنی مراد لیا ہے اور تاویل میں قطعیت کے بغیر کسی ایک احتمال کو ترجیح دی جاتی ہے ایک قول یہ ہے کہ تفسیر کا تعلق روایت سے ہے اور تاویل کا تعلق درایت سے ہے۔(2)

---

(1) بیہقی ، شعب الایمان ، ص251/2

(2) آلوسی ،ص5-4

2 علم حدیث

علم حدیث (روایۃ) کی تعریف میں علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں۔

" ھو علم یعرف بہ اقوال رسول اللہ ﷺ و افعالہ واحوالہ "(1)

یعنی یہ وہ علم ہے جس سے رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال واحوال (صفات، لباس اور تقریرات وغیرہ) کی معرفت ہوتی ہے۔

علم حدیث (درایۃ) کی تعریف میں ملاعلی قاری لکھتے ہیں۔

" اصول الحدیث علم باصول تعرف بھا احوال حدیث الرسول ﷺ من حیث صحۃ النقل عنہ و ضعفہ والتحمل والاداء "(2)

یعنی اصول حدیث ان قواعد کا علم ہے جن سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی بہ حیثیت صحت نقل و ضعف نقل معرفت حاصل ہوتی ہے اور راوی کی ادائیگی کے طریقہ کا علم ہوتا ہے۔

3۔ علم کلام

علم کلام کی تعریف میں علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں

" الکلام معرفۃ النفس ما علیھا من العقائد المنسوبۃ الی دین الاسلام عن الادلۃ علما و ظنا فی البعض منھا "(3)

یعنی جو عقائد دین اسلام کی طرف منسوب ہیں ان کی قطعی دلائل سے نفس انسان کو معرفت اور بعض عقائد کی ظنی دلائل سے معرفت علم کلام ہے۔

4 علم فقہ

فقہ کی تعریف میں علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں۔

---

(1) عینی ، عمدۃ القاری ،ص 11/1

(2) قاری ، شرح نخبۃ الفکر ص 29

(3) ابن ھمام ، مسائرۃ مع السامرۃ ص 10/1

" العلم بالاحکام الشرعیۃ العملیۃ المُکتسبۃ من ادلتہا التفصیلیۃ بالاستدلال "(1)

یعنی احکام شرعیہ عملیہ جو دلائل تفصیلیہ سے استدلال کے ساتھ حاصل ہوں ان کا علم فقہ کہلاتا ہے۔

علامہ ابن نجیم نے امام اعظم سے فقہ کی یہ تعریف نقل کی ہے۔

" معرفۃ النفس مالہا وما علیہا "(2)

یعنی نفس انسان کو اس بات کی معرفت کہ کس کام میں اس کا نفع ہے اور کس کام میں اس کا نقصان۔

5 علم اصول فقہ

علم اصول فقہ کی تعریف میں علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں

" ھو ادراك القواعد التی یتوصل بہا الی استنباط الفقہ "(3)

یہ ان قواعد کی معرفت کا نام ہے جن سے فقہی مسائل کا استنباط کیا جاتا ہے۔

6 علم ادب

ادب کی تعریف میں علامہ زبیدی لکھتے ہیں

" فی المصباح ھو تعلم ریاضۃ النفس و محاسن الاخلاق و قال ابو زید الانصاری الادب یقع علی کل ریاضۃ محمودۃ یتخرج بہا الانسان فی فضیلۃ من الفضائل و عن الجوالیقی الادب فی اللغۃ حسن الاخلاق و فعل المکارم واطلاق علی العلوم العربیۃ مولد حدث فی الاسلام "(4)

یعنی مصباح میں ہے: نفس کی ریاضت اور محاسن اخلاق کو ادب کہتے ہیں۔ ابو زید انصاری نے کہا ہر وہ ریاضت محمودہ جس سے انسان کوئی فضیلت حاصل کرے، ادب ہے جوالیقی سے منقول ہے

---

(1) ابن نجیم ، البحر الرائق ص 3/1
(2) ابن نجیم ، م ن ، ص 6/1
(3) ابن ھمام ، التحریر مع التقریر ، ص 26/1
(4) زبیدی ، تاج العروس ص 144/1

لغت میں اچھے اخلاق اور عمدہ کاموں کو ادب کہتے ہین اور علوم عربیہ پر ادب کا اطلاق اسلام میں نیا ہے اور کافی بعد جاری ہوا۔

7 علم لغت

لغت کی تعریف میں علامہ زبیدی لکھتے ہیں

" قال ابن سیدہ اللغۃ اللسان وحدھا انھا اصوات یعبر بھا کل قوم عن اغراضھم و قال غیرہ ھو الکلام المصطلح علیہ بین کل قبیل "(1)

ابن سیدہ نے کہا لغت زبان ہے اس کی تعریف یہ ہے: وہ الفاظ جن سے کوئی قوم اپنی اغراض کو تعبیر کرتی ہے دوسروں نے یہ تعریف کی ، ہر قبیلہ میں کلام کو جس معنی کیلئے معین کرلیا گیا وہ اس قبیلہ کی لغت ہے۔

8 علم معانی

علم معانی کی تعریف میں علامہ تفتازانی لکھتے ہیں۔

" ھو علم یعرف بہ احوال اللفظ العربی التی بھا یطابق اللفظ مقتضی الحال "(2)

یعنی یہ وہ علم ہے جس سے لفظ عربی کے ان احوال کی معرفت ہوتی ہے جن سے لفظ مقتضیٰ حال کے مطابق ہوتا ہے۔

9 علم بیان

علم بیان کی تعریف میں علامہ تفتازانی لکھتے ہیں

" ھو علم یعرف بہ ایراد المعنٰی الواحد بطرق و تراکیب مختلفہ فی وضوح الدلالۃ علیہ "(3)

(1) زبیدی ، م ن ،ص 328/10

(2) تفتازانی ، مختصر المعانی ص 38

(3) تفتازانی ، مختصر المعانی ص 39

یعنی یہ وہ علم ہے جس سے ایک معنی کو متعدد طریقوں اور مختلف ترکیبوں سے بیان کرنے کی معرفت حاصل ہوتی ہے تا کہ اس پر دلالت واضح ہو۔

10 علم النحو

علم نحو کی تعریف میں میر سید شریف لکھتے ہیں

"ھو علم بقوانین یعرف بھا احوال التراکیب العربیة من الاعراب والبناء و غیرھما "(1)

یہ ان قوانین کا علم ہے جن سے عربی الفاظ کے احوال کی بہ حیثیت معرب اور مبنی وغیرہ معرفت حاصل ہوتی ہے۔

11 علم الصرف

صرف کی تعریف میں میر سید شریف لکھتے ہیں۔

"علم یعرف به احوال کلم من حیث الاعلال "(2)

یہ وہ علم ہے جس سے بہ حیثیت تعلیل (وغیرہ) کے احوال کی معرفت ہوتی ہے۔

(ج) فضیلت علم (قرآن مقدس کی روشنی میں)

1 { شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ }(3)

یعنی اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں ہے اور فرشتوں اور علم والوں نے (یہ گواہی دی) درآں حالیکہ وہ قائم بالعدل تھے۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنی شہادت کا ذکر کیا پھر فرشتوں کی شہادت کا اور پھر اہل علم کی شہادت کا اور یہ اہل علم کی بڑی عزت افزائی ہے۔

---

(1) الجرجانی ، کتاب التعریفات ص105

(2) الجرجانی، م ن ، ص58

(3) آل عمران 3 :18

2 {يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ }(1)

یعنی تم میں سے جو کامل ایمان والے اور علم والے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔

3 { قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ }(2)

یعنی آپ فرمادیجئے کیا جولوگ جانتے ہیں اور جونہیں جانتے برابر ہیں؟

4 { اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ }(3)

یعنی اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

5 { قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ }(4)

یعنی آپ فرمادیجئے میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ اللہ ہے اور وہ جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے

6 { وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ج وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ }(5)

یعنی اور یہ مثالیں جن کو ہم لوگوں کیلئے بیان فرماتے ہیں ان کو صرف علم والے سمجھتے ہیں۔

7 { وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ط }(6)

یعنی اگر وہ اس کو رسول اور صاحبان امر کی طرف لوٹا دیتے تو اس (کی مصلحت) کو وہ لوگ جان لیتے جو ان میں سے استنباط کر سکتے ہیں۔

---

(1) المجادلہ 58 :11

(2) زمر 39:9

(3) فاطر35:28

(4) رعد 13:43

(5) عنکبوت 29:43

(6) النساء، 4:83

8 { بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ }(1)

یعنی بلکہ یہ ان لوگوں کے سینہ میں روشن آیتیں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے۔

9 { وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا }(2)

یعنی اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی، اور جن چیزوں کا آپ کو (پہلے) علم نہیں تھا ان کا علم دے دیا اور (یہ) آپ پر اللہ کا عظیم فضل ہے۔

10 { وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا }(3)

اور دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرے علم کو زیادہ فرما

(د) فضیلتِ علم احادیث کی روشنی میں

1 (عن معاوية يقول سمعت النبى ﷺ من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين) (4)

یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کیلئے خیر کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

2 (عن ابن عمر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول بينما انا نائم اتيت بقدح لبن فشربت حتى انى لارىٰ الرى يخرج فى اظفارى ثم اعطيت فضلى عمر بن الخطاب قالوا فما اولته يارسول الله قال العلم) (5)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے

(1) عنکبوت 49:29
(2) النساء، 113:4
(3) طه 114:20
(4) البخارى، الجامع الصحيح، كتاب العلم، باب العلم قبل القول و العمل، رقم 1037، ص718/2
(5) البخارى، الجامع الصحيح، كتاب العلم، باب فضل العلم رقم 82، ص43/1

خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لاگیا میں نے دودھ پی لیا میں نے دیکھا کہ (سیر ہونے کی وجہ سے) دودھ میرے ناخنوں سے نکل رہا تھا پھر میں نے اپنا پس خوردہ حضرت عمر بن الخطاب کو دیا، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے اس سے کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا علم۔

3 (عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ان الله لا يقبض العلم انتزاعاً ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالم اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا) (1)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندوں کے سینوں میں سے علم کو نہیں نکالے گا لیکن علماء کو اٹھا کر علم اٹھالے گا حتی کہ جب کوئی عالم باقی نہیں بچے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے ان سے سوال کیا جائے گا اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے سو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

4 (عن عبد الله بن مسعود قال قال النبی ﷺ لا حسد الا فی اثنین رجل اتاه الله مالا فسلطه على هلكته فی الحق و رجل اتاه الله الحكمة فهو يقضی بها ويعلمها) (2)

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا صرف دو چیزوں پر رشک کرنا مستحسن ہے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس کو نیکی کے راستہ میں خرچ کرتا ہو، اور ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہو وہ اس کے مطابق فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے۔

---

(1) البخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم رقم 100، ص 50/1

(2) البخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمة، رقم 816، ص 559/1

5 (عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا الى الجنة وما اجتمع قوم فى بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله و يتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة و غشيتهم الرحمة و حفتهم الملائكة و ذكرهم الله فيمن عنده و من بطأبه عمله لم يسرع به نسبه) (1)

یعنی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی علم کو تلاش کرنے کیلئے کسی راستہ پر چلے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جو قوم کتاب اللہ کی تلاوت کرے اور ایک دوسرے کے ساتھ درس کا تکرار کرے ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس فرشتوں میں کرتا ہے اور جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کر دے تو اس کو اس کا نسب آگے نہیں بڑھاتا۔

6 (عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ من خرج فى طلب العلم فهو فى سبيل الله حتى يرجع هذا حديث حسن غريب) (2)

یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص علم کی طلب میں نکلے وہ لوٹ کر آنے تک اللہ کے راستہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

7 (عن ابی سعيد الخدری عن النبى ﷺ قال يأتيكم رجال من قبل المشرق يتعلمون فاذا جاءوكم فاستوصوا بهم خيرا) (3)

(1) مسلم، الجامع الصحيح، كتاب الذكر والدعاوالتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، رقم 2699، ص2074/4

(2) ترمذی، السنن، كتاب العلم عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء فى الحث على تبليغ السماع، رقم 2647، ص29/5

(3) ترمذی، السنن، كتاب العلم عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء فى الاستيصاء بمن طلب العلم، رقم 2651، ص30/5

یعنی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس مشرق کی طرف سے کچھ لوگ علم حاصل کرنے آئیں گے پس جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔

8 (عن زید بن ثابت قال سمعت رسول الله ﷺ یقول ثم نضر الله امرأ سمع منا حدیثا فحفظه حتی یبلغه غیره فرب حامل فقه الی من هو افقه منه ورب حامل فقه لیس بفقیه)(1)

یعنی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو تازہ وتابدہ رکھے جو ہم سے حدیث سن کر اس کو یاد رکھتا ہے حتی کہ کسی اور شخص کو وہ حدیث پہنچا دیتا ہے۔

بسا اوقات ایک فقہ کا حامل اپنے سے زیادہ فقہ کو پہچانتا ہے اور بعض اوقات ایک فقہ کا حامل خود فقیہ نہیں ہوتا۔

9 (عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد)(2)

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔

10 (عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ خصلتان لا تجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقه فی الدین) (3)

---

(1) ابو داؤد، سنن، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم رقم 3660، ص 322/3

(2) ترمذی، السنن، کتاب العلم عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، رقم 11099، ص 78/11

(3) ترمذی، السنن، کتاب العلم عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، رقم 2688، ص 49/5

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں اچھے اخلاق اور دین کا علم۔

11 (عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ تسمعون ویسمع منکم ویسمع ممن یسمع منکم (1)

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم (مجھ سے احادیث) سنتے ہو اور تم سے سماع کیا جائے گا اور جنہوں نے تم سے سنا ہے ان سے سماع کیا جائے گا۔

12 (عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله ﷺ خیر کم من تعلم القرآن وعلمه)(2)

یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن مجید کا علم سیکھے اور سکھائے۔

13 (عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله ﷺ من قرأ القرآن و حفظه ادخله الله الجنه و شفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد استوجبوا النار) (3)

یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور اسے اس کے گھر کے ان دس افراد کیلئے شفاعت کرنے والا بنائے گا جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوں گے۔

---

(1) ابو داؤد، سنن، کتاب العلم ،باب فضل نشر العلم رقم 3659، ص321/3

(2) البخاری ،الجامع الصحیح،کتاب فضائل القرآن ،باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمه، رقم 4739،ص1919/4

(3) احمد بن حنبل ، مسند، کتاب مسند العشرة المبشرین بالجنة، باب ومن مسند علی ابن ابی طالب ، رقم 1277،ص149/1

14 (عــن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ ﷺ یا اباذر لان تغدو فتعلم آیۃ من کتاب اللــہ خیر لك من ان تصلی مائۃ رکعۃ ولان تغدو فتعلم باباً من العلم عمل او لم یعمل خیر من ان تصلی الف رکعۃ) (1)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر اگر تم صبح اٹھ کر قرآن مجید کی ایک آیت کا علم حاصل کر لو تو وہ تمہارے لئے سو رکعات پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تم صبح اٹھ کر علم کا ایک باب (سبق) پڑھ لو خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو تو وہ ایک ہزار رکعات پڑھنے سے بہتر ہے۔

15 (عن واثلہ بن الاسقع یقول قال رسول اللہ ﷺ من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان من الاجر فان لم یدرکہ کان لہ کفل من الاجر) (2)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے علم کو طلب کیا اور اس کو پالیا اس کو دو اجر ملیں گے اور جو نہ پاسکا اس کو ایک اجر ملے گا۔

(عــن الـضـحـاك قـال عبد اللہ بن مسعود اغد عالماً او متعلماً ولا خیر فیما سواھما) (3)

ضحاک کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس حال میں صبح کرو کہ تم عالم ہو یا متعلم، ان کے علاوہ اور کسی میں خیر نہیں ہے۔

16 (عــن ابــی امامۃ عن النبی ﷺ قال ستکون فتنۃ یصبح الرجل فیھا مؤمناً و یمسی

---

(1) ابن ماجہ ، السنن، کتاب المقدمۃ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ ، رقم 219،ص 79/1

(2) دارمی ، سنن، کتاب المقدمۃ، باب فضل العلم والعالم رقم 335، ص 108/1

(3) دارمی ، سنن، کتاب المقدمۃ، باب فضل العلم والعالم رقم 337، ص 109/1

كافرا الا من احياه الله بالعلم)(1)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب فتنے ہوں گے صبح انسان مومن ہوگا اور شام کو کافر، سوا اس شخص کے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ زندہ رکھا۔

17 (عن الحسن قال سئل رسول الله ﷺ عن رجلين كان في بني اسرائيل احدهما كان عالما يصلي المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير والآخر يصوم النهار ويقوم الليل ايهما افضل ؟ قال رسول الله ﷺ فضل هذا العالم الذي يصلي المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير على العابد الذي يصوم النهار و يقوم الليل كفضلي على ادناكم رجلا)(2)

حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بنو اسرائیل کے دو آدمیوں کے متعلق سوا کیا گیا، ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا اور لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا اور دوسرا شخص عابد تھا جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا ان میں سے کون سا افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عالم فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا ہے اور لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا ہے اس کی دن میں روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسی میری تم میں سے کسی ادنیٰ درجہ کے شخص پر فضیلت ہے۔

18 (عن ابن عباس قال معلم الخير يستغفر له كل شي حتى الحوت في البحر)(3)

---

(1) دارمی ، سنن، كتاب المقدمة، باب فضل العلم والعالم رقم 338، ص109/1

(2) دارمی ، سنن، كتاب المقدمة، باب فضل العلم والعالم رقم 340، ص109/1

(3) دارمی ، سنن، كتاب المقدمة، باب فضل العلم والعالم رقم 343، ص110/1

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نیکی کے معلم کیلئے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتی کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

19 (عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ مر بمجلسین فی مسجدہ فقال کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ اما ھؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء فیتعلمون الفقہ والعلم و یعلمون الجاھل فھم افضل و انما بعثت معلما ثم جلس فیھم) (1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا یہ دونوں نیکی پر ہیں، اور ایک دوسرے سے افضل ہے بہرحال یہ گروہ نیکی کرر ہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرر ہا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو نہ دے اور رہے یہ لوگ تو یہ فقیہ اور علم کو حاصل کرر ہے ہیں اور ان پڑھ لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں سو افضل یہ ہیں اور میں بطور معلم ہی مبعوث ہوا ہوں، پھر آپ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔

20 (عن الحسن قال قال رسول اللہ ﷺ من جاء ہ الموت وھو یطلب العلم لیحی بہ الاسلام فبینہ و بین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ) (2)

حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص احیاء اسلام کیلئے علم کو طلب کرر ہا تھا اور اس حال میں اس کو موت آ گئی اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ ہوگا۔

---

(1) دارمی ، سنن، کتاب المقدمۃ، باب فضل العلم والعالم رقم 349، ص 111/1

(2) دارمی ، سنن، کتاب المقدمۃ، باب فضل العلم والعالم رقم 354، ص 111/1

21 (عن ابن عباس قال ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتذاکرون کتاب الله و یتدارسونه بینهم الا اظلتهم الملائکة با جنحتها حتی یخوضوا فی حدیث غیره و من سلك طریقا یبتغی به العلم سهل الله طریقه من الجنة و من ابطأ به عمله لم یسرع به نسبه) (1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بھی جمع ہو کر جو لوگ کتاب اللہ کا تذکرہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں ان پر فرشتے اپنے پروں سے اس وقت تک سایہ کیے رہتے ہیں جب تک وہ کسی اور کام میں مشغول نہیں ہوتے اور جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر جائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے اور جس شخص کو اس کا عمل مؤخر کر دے اسے اس کا نسب مقدم نہیں کرتا۔

22 (عن ابی جعفر قال موت عالم احب الی ابلیس من موت سبعین عابدا) (2)

ابو جعفر نے کہا ابلیس کے نزدیک عالم کی موت ستر عابدوں کی موت سے زیادہ محبوب ہے۔

23 (عن ابن عباس قال فقیه اشد علی الشیطان من الف عابد) (3)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔

---

(1) دارمی ، سنن ،کتاب المقدمة، باب فضل العلم والعالم رقم 345، ص111/1

(2) بیهقی ،سنن ،ص، 267/2

(3) ترمذی ، سنن ، کتاب العلم عن رسول الله ، باب ما جاء فی فضل الفقهة علی العبادة، رقم 2681،ص 48/5

تیسری بحث حفاظتِ عقل کا سلبی پہلو

حفاظت عقل کیلئے جس طرح بعض امور کو اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے جیسے علم حاصل کرنا (اسے حفاظت عقل کا ایجابی پہلو کہتے ہیں) اسی طرح بعض اُمور کو ترک کرنا حفاظت عقل کیلئے لازم قرار پاتا ہے جیسے مُسکرات سے اجتناب کرنا (اسے حفاظت عقل کا سلبی پہلو کہتے ہیں) درج ذیل میں مُسکرات کے نقصانات، تعارف اور حکم کو ذکر کیا جاتا ہے۔

i مُسکِرات (نشہ آور اشیاء) کے نقصانات

شریعت اسلامیہ نے حفاظت عقل کی خاطر بعض چیزوں کو اختیار کرنے سے روک دیا ہے تاکہ نقصانات سے بچا جا سکے، مُسکرات کے استعمال سے جن نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اُن میں سے چند بڑے نقصانات درج ذیل ہیں۔

﴿الف﴾ عقل کا زائل ہو جانا

عقل کے زائل ہونے سے انسان نفس کو دائرۂ بہیمیت کی طرف دھکیل دیتا ہے اور ملکیت سے نہایت درجہ بعید ہو جاتا ہے۔

﴿ب﴾ خلقِ الٰہی کی تغیر

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس وصف سے مخصوص کیا تھا، مسکرات کے استعمال سے اُس میں تبدیلی پیدا کرنا ہے۔

﴿ج﴾ مصلحت منزلیہ کا بگاڑ

اختلال عقل سے معاشرتی زندگی میں بگاڑ پیدا کرنا ہے۔

﴿د﴾ مال کا ضائع کرنا

غیر فطری اسلوب پر مال خرچ کرنا ضیاع مال ہے

﴿ھ﴾ ہیئت میں تبدیلی لانا

حالتِ سکر میں انسان بے اختیار ہو جاتا ہے اور ایسے انداز اختیار کرتا ہے جن کی وجہ سے مضحکہ اطفال بن جاتا ہے(1)

﴿و﴾ دشمنی کا پیدا ہونا

مسکرات کا استعمال ایک شیطانی عمل ہے اور شیطان ہمیشہ سے انسان کا دشمن رہا ہے، صاحب سکر کے دل میں دوسروں کی بابت کدورت اور دشمنی پیدا کر دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ }(2)

یعنی شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں دشمنی اور بغض پیدا کر دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے۔

﴿ز﴾ امور شرعیہ کی بجا آوری سے قاصر ہونا

صاحب سکر نہ تو صحیح سوچ سکتا ہے اور نہ ہی عمل کر سکتا ہے۔

﴿ح﴾ منافع کی نسبت نقصان کی زیادتی

مُسکرات کے عارضی فوائد بھی میسر آتے ہیں مگر مسکرات کے نقصانات زیادہ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا }(3)

یعنی (لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں) آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

---

(1) شاہ ولی اللہ ،حجۃ اللہ البالغہ ، ص669

(2) المائدہ5:91

(3) البقرہ2:219

﴿ط﴾ بدن کا مضمحل ہونا

مُسکرات و منشیات سے انسان کی صرف عقل ہی متأثر نہیں ہوتی بلکہ عارضی قوت محسوس کرنے والا انسان مسکرات کے استعمال سے بے چینی، سستی و کاہلی، نشہ نہ ملنے پر بدن کے اندر ٹوٹ پھوٹ کا احساس کرتا ہے، قوتِ مدافعت کمزور پڑ جانے سے بیماری کے خلاف مُزاحمت میں کمی واقع ہوتی چلی جاتی ہے غرض یہ کہ ہلاکت کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ }(1)

اور خود کو اپنی ہلاکت میں مت ڈالو

﴿ی﴾ سیاست مدنیہ کا نقصان

مُسکرات کے استعمال سے ذاتی نقصانات کے ساتھ ساتھ قومی سطح کے نقصانات سے بھی دو چار ہونا پڑتا ہے اور قومی سطح کا یہ نقصان اگر تسلسل اختیار کر لے تو ملت کا سارا انتظامی ڈھانچہ نقصان زدہ ہو جاتا ہے۔

ii مسکرات کی حرمت

عقل کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے مُسکرات کو شریعت اسلامیہ نے حرام قرار دیا ہے، حصول سُکر کیلئے عرب کا عمومی مشغلہ شراب کا استعمال تھا چنانچہ اللہ رب العزت نے اختلال عقل کے اس ذریعہ کو حرام قرار دے دیا ہے۔

---

(1) البقرہ 2:195

ارشاد باری تعالیٰ ہے

{یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ }(1)

یعنی اے ایمان والو! شراب، جوا اور بت اور پانسے ناپاک شیطانی کام ہیں تو ان سے بچتے رہنا تاکہ تم فلاح پاؤ۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا

(عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ ﷺ لعن اللہ الخمر و شاربها وساقیها و بائعها ومبتاعها واعصر ها و معتصرها وحاملها والمحمولة الیه)(2)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب پر، شراب پینے والے پر، شراب پلانے والے پر، شراب فروخت کرنے والے پر، شراب خریدنے والے پر، شراب نچڑانے والے پر، شراب نچوڑنے والے پر، شراب اٹھا کر لانے والے پر اور شراب منگوانے والے پر لعنت کی ہے۔

نیز فرمایا

(عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ من شرب الخمر لم تقبل صلوۃ اربعین صباحا، فان تاب ، تاب اللہ علیه فان عاد لم یقبل اللہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیه ،فان عاد لم یقبل اللہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیه فان عاد الرابعه لم یقبل اللہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب لم یتب اللہ علیه وسقاہ من النهر الخبال،قیل یا ابا عبد الرحمن ما هو

---

(1) المائدہ5: 90

(2) مجمع الزوائد،باب فی الخمر وثمنها، ص 90/4

نهر الخبال ؟قال نهر من صديد اهل النار) (1)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے شراب پی ، اُس کی چالیس روز کی نمازیں قبول نہ کی جائیں گی ، اگر اس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلے گا اور اس نے دوبارہ شراب پی تو اللہ تعالیٰ اُس کی چالیس روز کی نمازیں قبول نہیں کرے گا اور اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اور اگر اس نے پھر شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس روز کی نمازیں قبول نہیں فرمائے گا، اور اگر اس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلے گا اور اگر اس نے چوتھی بار شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس روز کی نمازیں قبول نہیں کرے گا پھر اگر اس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول نہیں کرے گا، اور اسے نہر خبال سے پلائے گا عرض کی گئی نہر الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جہنمیوں کی پیپ کی نہر ہے۔

نیز فرمایا

(عن علقمه عن عبد الله عن النبی ﷺ قال كل سكر حرام قال عبد الله هی الشربة التی اسكرتك)(2)

علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر نشہ آور مشروب حرام ہے، حضرت عبداللہ نے کہا حرام وہ گھونٹ ہے جو تمہیں نشہ میں لائے۔

---

(1) ترمذی ،السنن، كتاب الاشربة عن رسول الله ﷺ ،باب ما جآء فی شارب الخمر، رقم 1862، ص290/4

(2) دار قطنی ، سنن ، ص250/4

iii مُسکرات کا تعارف اور اس کا حکم

﴿الف﴾ خمر

1۔ خمر کی تعریف

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

خمر انگور کے اس شیرہ کو کہتے ہیں جو نشہ آور ہو کیوں کہ وہ عقل کو ڈھانپ لیتا ہے علامہ ابو حنیفہ دینوری نے کہا کہ دانوں سے جو شراب بنائی جاتی ہے، اُسے خمر کہتے ہیں۔ ابن سیدہ نے کہا میرے خیال میں یہ علامہ دینوری کا تسامح ہے کیوں کہ خمر کی حقیقت انگور ہیں نہ کہ دوسری اشیاء اور عرب انگوروں کو خمر کہتے ہیں۔ ابن سیدہ نے کہا میرے گمان میں انگوروں کو خمر اس لئے کہتے ہیں کیوں کہ خمر انگوروں سے بنائی جاتی ہے۔ ابو حنیفہ دینوری نے اس قول کی حکایت کی ہے اور کہا کہ یہ یمن کی لغت ہے، نیز اُنہوں نے کہا کہ قرآن مجید میں ہے

{اِنِّیٓ اَرٰىنِیٓ اَعۡصِرُ خَمۡرًا}(1)

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خمر نچوڑ رہا ہوں

یہاں خمر سے مراد انگور ہیں۔ ابن عرفہ نے کہا کہ خمر نچوڑنے کا معنی ہے، انگور نچوڑ کر خمر حاصل کرنا، اور جب انگور نچوڑ لئے جائیں تو اس سے خمر حاصل ہوتی ہے اس لئے اس نے کہا میں خمر نچوڑ رہا ہوں۔ ابو حنیفہ دینوری نے کہا بعض راویوں نے کہا کہ انہوں نے یمن کے ایک شخص کو دیکھا جو انگور اٹھائے جا رہا تھا اس سے پوچھا گیا تم نے کیا اُٹھایا ہوا ہے؟ اُس نے کہا، خمر ، سو اس نے انگوروں پر خمر کا اطلاق کیا۔

---

(1) ابن منظور افریقی ، لسان العرب ، ص 255/4

علامہ سید محمد مرتضٰی زبیدی رقمطراز ہیں

خمر صرف انگوروں کے اس شیرہ کو کہتے ہیں جو نشہ آور ہو، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور کوفیین کا یہی مذہب ہے۔ کیوں کہ اس میں لغت کی رعایت ہے یا ہر چیز کے نشہ آور شیرہ کو خمر کہتے ہیں کیوں کہ خمر کا مدار نشہ پر ہے اور عقل کے غائب ہونے پر ہے اسی کو جمہور نے اختیار کیا ہے۔(1)

علامہ سعید خوری شرتوتی لکھتے ہیں

خمر انگور کے اس شیرہ کو کہتے ہیں جو نشہ آور ہو اور مصباح میں ہے خمر ہر اُس نشہ آور چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے(2)

خلاصہ

کتب لغت سے ماخوذ خمر کی تعرٰف کا مختصر مفہوم یہ واضح ہوتا ہے کہ خمر انگور کے نشہ آور کچے شیرہ کو کہتے ہیں۔ قرآن مقدس میں بھی انگوروں پر خمر کا اطلاق کیا گیا ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ کا مؤقف ہے جب کہ آئمہ ثلاثہ اور دیگر فقہاء کی رائے میں ہر نشہ آور مشروب کو خمر کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک خمر یعنی انگور کے نشہ آور کچے شیرہ کی حرمت قطعی ہے اور باقی نشہ آور مشروبات کی حرمت ظنی ہے جب کہ دیگر آئمہ ثلاثہ کے نزدیک ہر نشہ آور مشروب خمر ہے اور اس کی حرمت قطعی ہے۔

2 تحریم خمر کا تاریخی جائزہ

علامہ قرطبی مالکی لکھتے ہیں

سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 90,91 نازل ہونے سے پہلے خمر حرام نہیں تھی خمر کی تحریم تین ہجری میں غزوۂ احد کے بعد نازل ہوئی اور غزوۂ احد تین ہجری، شوال کے مہینہ میں ہوا تھا، خمر کی حرمت تدریجی ہے۔

---

(1) زبیدی، تاج العروس، ص 187/3

(2) شرتوتی، سعید خوری، اقرب الموارد، ص 301/1

خمر سے متعلق پہلا حکم

عرب کے لوگ شراب کے رسیا تھے، ایک ہی دفعہ حرمت خمر کے حکم کی تعمیل ان کیلئے ناممکن نہ ہی سہی مشکل ترین تو ضرور ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے تحریم خمر سے پہلے لوگوں کو خمر کے منافع کی بابت اظہار کر کے اس کے نقصان کے زیادہ ہونے سے مطلع فرمایا۔

{ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ }(1)

یعنی لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کے فائدہ سے ان کا گناہ زیادہ بڑا ہے۔

آیت مذکورہ نازل ہونے کے بعد لوگوں کے اندر شراب کو ترک کرنے کا رضا کارانہ جذبہ پیدا ہو گیا اور وہ سمجھنے لگے کہ اگر شراب کے استعمال سے نفع کی بہ نسبت گناہ زیادہ ہے تو پھر شراب پینے کی ضرورت ہی کیا ہے جب کہ بعض دوسرے افراد نے شراب کے استعمال کو اس طرز پر جاری رکھا کہ ہم شراب کے استعمال سے واقع ہونے والے گناہوں سے بچتے ہوئے منفعت کو حاصل کرتے رہیں گے۔

خمر سے متعلق دوسرا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے

{ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ }(2)

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ، حتیٰ کہ تم یہ سمجھنے لگو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اس حکم کے بعد لوگ شراب نوشی سے مزید محتاط ہو گئے اور کہنے لگے کہ جس چیز کی وجہ سے ہمیں نماز ترک کرنی پڑے ہمیں اسے پینے کی کیا ضرورت ہے؟ جب کہ بعض لوگ اوقات صلوات کے علاوہ شراب پیتے رہے۔

---

(1) البقرة 2:219
(2) النساء 4:43

خمر سے متعلق تیسرا حکم

ارشاد باری تعالٰی ہے۔

{ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ }(1)

یعنی اے ایمان والو شراب، جوا، بت، اور فال کے تیر محض شیطانی کام ہیں سو تم اُن کاموں سے بچو تا کہ تم کامیاب ہوسکو۔

اس حکم مذکور کے بعد شراب بالکل حرام ہوگئی، ابو میسرہ کا کہنا ہے کہ تحریم خمر کا سبب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات بنی، آپ نے حضور ﷺ سے شراب کی خرابیاں کہنا شروع کیں، مفاسد کو بیان کیا اور اللہ تعالٰی سے خمر کو حرام کردینے کی دعا کی

" اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا "(2)

یعنی اے اللہ شراب کے سلسلہ میں ہمارے لئے واضح حکم فرما۔

3 نظریہ امام ابوحنیفہ بابت نشہ آور مشروبات

امام ابوحنیفہ کے نزدیک چار مشروبات حرام ہیں۔

۱۔ خمر

انگور کا کچا شیرہ جو سڑ کر جھاگ چھوڑ دے یہ حرام قطعی ہے خمر کا ایک قطرہ پینا بھی حرام ہے اور موجب حد ہے۔

۲۔ طلاء یا بازق

انگور کا پکا ہوا شیرہ جو پکنے کے بعد دو تہائی سے کم اڑ جائے اور نشہ آور ہو جائے۔

---

(1) المائدہ :90

(2) قرطبی ، الجامع للاحکام القرآن ، ص286/6

۳۔ سکر

جس کچے پانی میں تازہ کھجوروں کو ڈالا گیا ہو اور وہ پانی سڑ کر جھاگ چھوڑ دے اور اس کی مٹھاس چلی جائے۔

۴۔ نقیع الزبیب

جس کچے پانی میں کشمش کو ڈالا گیا ہے وہ پانی سڑ کر جھاگ چھوڑ دے اور اس کی مٹھاس چلی جائے۔(1)

خمر کے علاوہ دیگر تین مشروبات کا حکم یہ ہے کہ اگر اتنی مقدار میں پی لیا کہ اُس کے ساتھ نشہ پیدا ہو گیا ہے تو یہ مقدار حرام ہے اور موجب حد ہے اور اگر اس سے کم مقدار میں استعمال کیا تو حرام اور نجس نہیں ہے۔

" ابو حنیفة عن ابی عون محمد الثقفی عن عبد اللہ ابن شداد عن ابن عباس انہ قال حرمت الخمر قلیلھا و کثیرھا والسکر من کل شراب "(2)

ابو حنیفہ، ابوعون اور عبداللہ بن شداد کے حوالہ سے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ خمر خواہ کم ہو یا زیادہ اسے حرام قرار دیا گیا ہے جب کہ دوسرے مشروبات میں سے اُسے حرام قرار دیا گیا ہے جو کہ نشہ آور ہو۔

(ب) بھنگ

1 بھنگ کی تعریف

سید مرتضٰی زبیدی لکھتے ہیں

"بھنگ ایک مشہور بوٹی ہے جو اعضاء کو بے حس کر دیتی ہے یہ حشیش کی غیر ہے، یہ عقل کو ماؤف کر

(1) حصکفی ، در مختار ص 396/5
نظام الدین ، عالمگیری ، ص410/5
(2) ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت ، مسند ، ص354

دیتی ہے جنون لاتی ہے، ورم، چھالوں اور دردوں میں سکون لاتی ہے"(1)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں

بعض حکماء نے بھنگ کے دینی اور دنیاوی نقصانات ایک سو بیس تک گنوائے ہیں یہ تفکرات اور اندیشوں کو جنم دیتی ہے، بدنی رطوبتوں کو ختم کر دیتی ہے اور جسم کو گرم بیماریوں کیا آماجگاہ بنا دیتی ہے۔معروف اسلامی طبیب محمد بن زکریا نے کہا بھنگ کو کھانا دردِ سر کا باعث ہے، مادۂ تولید کو خشک کر دیتا ہے، تفکرات، خلل دماغ، دق، سِیل، مفعولیت، استسقاء اور اچانک موت آنے کا سبب ہے۔

بعض علماء نے کہا کہ شراب کے تمام نقصانات حشیش میں موجود ہیں، بھنگ نشہ آور ہے اور عقل کو برباد کرتی ہے اس کے استعمال سے گفتگو کا توازن بگڑ جاتا ہے اور دل میں پوشیدہ رکھنے والی باتیں زبان پر آجاتی ہیں، ابوالعباس بن تیمیہ نے کہا صحیح تو یہ ہے کہ بھنگ شراب کی طرح نشہ آور ہے، کیوں کہ اس کے کھانے سے نشہ اور دماغی فتور لاحق ہو جاتا ہے(2)

2 بھنگ کا شرعی حکم

علامہ دردیر مالکی لکھتے ہیں

حشیش، افیون اور بھنگ یہ جامد اشیاء ہیں اور انہیں استعمال کرنا حرام ہے کیوں کہ یہ عقل کو معطل کر دیتی ہیں البتہ ان کا بدن پر خارجی استعمال جائز ہے۔(3)

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں

شیخ الاسلام خواہرزادہ نے اپنی شرح میں لکھا ہے کہ سقمونیا اور بھنگ کو علاج کی غرض سے قلیل مقدار میں کھانا جائز ہے اور اگر وہ مقدار اس قدر زیادہ ہو کہ عقل کو فاسد کر دے تو پھر اس کا کھانا حرام ہے(4)

---

(1) زبیدی ، تاج العروس ص 10/2

(2) محدث دہلوی ،اشعۃ اللمعات ، ص298/3

(3) دردیر مالکی ، الشرح الصغیر ص 47/1

(4) عینی ، بنایہ ، ص 336/4

یحییٰ بن شرف نووی شافعی لکھتے ہیں

علامہ رویانی کا کہنا ہے جو جڑی بوٹی نشہ آور ہو اور سرور لانے والی نہ ہو اس کا کھانا حرام ہے اور اس کے کھانے والے پر حد نہیں ہے، دوا میں اس کا استعمال جائز ہے ، خواہ اس سے نشہ پیدا ہو بہ شرطِ کہ اس دوا کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہ ہو اور جو جڑی بوٹی بنفسہ نشہ نہ دیتی ہو مگر دوسری چیز کے ساتھ مل کر نشہ دیتی ہو اگر اس سے کسی دوا میں فائدہ حاصل نہ کیا جائے تو وہ اور دوسری بوٹی حرام ہے اور اگر اس سے کسی دوا میں فائدہ حاصل کیا جائے تو جائز ہے۔(1)

﴿ج﴾ حشیش

1 حشیش کی تعریف

علامہ زبیدی لکھتے ہیں

حشیش ایک قسم کی خشک گھاس ہے بعض لوگ سبز گھاس کو حشیش کہتے ہیں یہ درست نہیں (2)

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں۔

حشیش بھنگ کے علاوہ ایک قسم کی گھاس ہے یہ ہلاک نہیں کرتی لیکن اعضاء کو بے حس کر دیتی ہے سُستی اور کاہلی پیدا کر دیتی ہے اور اس کی تاثیرات مذموم ہیں اس لئے اس کے کھانے کے حرام ہونے پر متأخرین کا اجماع ہے (3)

علامہ وشتانی ابی مالکی لکھتے ہیں

اگر نشہ آور چیز مشروبات کی جنس سے نہ ہو (یعنی جامد ہو) جیسے حشیش تو اس کے کھانے والے کو تادیباً سزا دی جائے گی لیکن اس میں حد نہیں ہے۔اس سے عقل فاسد ہو جاتی ہے اسی طرح بھنگ بھی حرام ہے خواہ اس میں لذت نہ ہو (4)

(1) نووی ، شرح المهذب ، ص 37/9

(2) زبیدی ، تاج العروس ، ص 296/4

(3) عینی ، بنایه، ص 336/4-337

(4) وشتانی ، اکمال اکمال المعلم ، ص 332/5

2 حشیش کا حکم

شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں

حشیش حرام ہے، خواہ نشہ دے یا نہ دے حشیش کی جو مقدار نشہ آور ہو اس کے حرام ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے جو شخص اسے حلال کہے اس سے توبہ طلب کی جائے اگر وہ توبہ کر لے تو درست ہے ورنہ بطور مرتد قتل کرنا لازم ہے۔(1)

﴿د﴾ افیون

1 افیون کی تعریف

لفظ افیون یونانی زبان سے ماخوذ ہے افیون اس خشک لیس دار عرق کا نام ہے جو پوست (خشخاس) کے کچے ڈوڈے سے نکالا جاتا ہے(2)

علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں۔

افیون خشخش کا عرق ہے اگر کوئی شخص مسلسل چار دن افیون کھائے تو اس کا عادی ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنے سے اس کی موت واقع ہو سکتی ہے یہ جسم میں ایک سوراخ کر دیتی ہے جو افیون سے ہی بھرا جا سکتا ہے(3)

2 افیون کا حکم

(عن ام سلمہؓ قال نھی رسول اللہ ﷺ عن کل مسکر و مفتر) (4)

حضرت ام سلمہ سے منقول ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ دینے والی اور اعضاء کو ڈھیلا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے

---

(1) ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ص 211-210/34
(2) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص 203/3
(3) ابن عابدین، رد المحتار، 405/5
(4) ابو داؤد، سنن، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر رقم 3686، ص 329/3

افیون چونکہ نشہ آور ہے بدن میں کاہلی اور سستی پیدا کر دیتی ہے لہذا اس کا کھانا حرام ہے۔
علامہ علاؤالدین الحصکفی حنفی لکھتے ہیں۔

افیون کھانا حرام ہے کیوں کہ یہ عقل کو فاسد کرتی ہے، اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہے لیکن اس کی حرمت خمر سے کم ہے سو اگر کسی نے افیون کھائی تو اس پر حد نہیں ہو گی خواہ اسے افیون سے نشہ ہو گیا ہو بلکہ اسے حد سے کم تعزیر لگائی جائے گی۔(1)

(ھ) سکون آور ادویات

حاذق طبیب کے کہنے پر سکون آور ادویات کا استعمال عارضی طور پر جائز ہے، مقدار سے زیادہ یا ڈاکٹری ہدایت کے بغیر ایسی ادویات کا استعمال ناجائز ہے۔ کیوں کہ ایسی دوائیں فوری سکون تو فراہم کر دیتی ہیں مگر آہستہ آہستہ بدن کو کمزور، سر درد، رعشہ جیسے موذی امراض کو جنم دیتی ہیں لہذا شرعاً ان کا استعمال بھی اگر ضرورت سے زائد ہو تو ناجائز ہے۔

حفاظت عقل کے سلبی پہلو کا خلاصہ

مُخدّرات یعنی وہ چیزیں جو عقل کو بے حس کر دیتی ہیں ان کا استعمال عقل پر اس طرح اثر انداز ہوتا ہے کہ دور کی چیز قریب، قریب کی دور نظر آنے لگتی ہے، جو چیز موجود ہو اُس کی بابت بھول پیدا ہونے لگتی ہے اور جو چیز معدوم ہو اسے موجود محسوس کرنے لگتا ہے ایسا شخص خیالات کا شہزادہ بن جاتا ہے اور عملی زندگی سے آہستہ آہستہ کنارہ کش ہو جاتا ہے مسکرات کے استعمال سے جسم میں فتور، اعصاب میں ڈھیلا پن، صحت کی کمزوری، پست ہمتی، اخلاقی گراوٹ، ارادہ میں غیر پختگی، شعور میں کمزوری جیسی موذی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ مسکرات کا عادی معاشرہ کا ایک معطل پرزہ بلکہ معاشرہ پر بوجھ بن جاتا ہے اس لئے اسلام مخدرات و مسکرات کے بلاوجہ غیر ضروری استعمال کو حرام قرار دیتا ہے۔

---

(1) الحصکفی ، در مختار علی هامش ، رد المحتار ص405/5